ترقیمات حدیث کا ابتدائی تعارف اور وجوہات

M Ahmad
PhD, Department of Islamic Studies,
University of the Punjab Lahore

Abstract

All Praise be to Allah, Lord of the Worlds, The Most gracious, The Most merciful. Peace and blessings of Allah be upon our Prophet Muhammad(ﷺ)and on his family and companions. The promise made by Allah (that He had undoubtedly sent down the Reminder and he would truly preserve it.) is obviously fulfilled in the undisputed purity of the Qur'anic text throughout the fourteen centuries since its revelation. However, what is often forgotten by many Muslims is that the above divine promise also includes, by necessity, the Sunnah of the Prophet Muhammad (ﷺ), for it is the practical example of the implementation of the Qur'anic guidance, the Wisdom taught to the Prophet (ﷺ) along with the Scripture, and neither the Qur'an nor the Sunnah can be understood correctly without recourse to the other. Allah safeguarded the Qur'an from corruption by its enemies: disbelievers, heretics, and false prophets, by enabling millions of believers to commit it to memory with ease. He protected its teachings by causing thousands of people of knowledge to learn from its deep treasures and convey them to the masses.
Similarly, Allah preserved the Sunnah by enabling the Companions and those after them (may Allah be pleased with them) to memorise, write down and pass on the statements of the Messenger and the descriptions of his Way, as well as to continue the blessings of practising the Sunnah. Later, as the purity of the knowledge of the Sunnah became threatened, Allah caused the Muslim nation to produce outstanding individuals of incredible memory-skills and analytical expertise, who journeyed tirelessly to collect hundreds of thousands of narrations and distinguish the true words of precious wisdom of their Messenger from those corrupted by weak memories, from forgeries by unscrupulous liars, and from the statements of the enormous number of 'ulama', the Companions and those who followed their way, who had taught in various centers of learning and helped to transmit the legacy of Muhammad (ﷺ) - all of this achieved through precise attention to the words narrated and detailed familiarity with the biographies of the thousands of reporters of Hadith. Like other way to preserve Sunnah, the method of numbering is also a way to preserve it and searching the Hadith with ease.
Keywords: Most gracious, Qur'anic guidance, safeguarded

قرآن کریم واحد ایسی کتاب ہے جو تمام انسانیت کے لئے ہدایت کا اصول ہے۔ یہ ایک منظم و مرتب کتاب ہے جس کے بارہ میں رب کائنات نے فرمایا:

﴿الر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ﴾(1)

”الر، یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی آیتیں حکیم خبردار کی طرف سے مستحکم کر دی گئی ہیں پھر مفصل بیان کی گئی ہیں“۔

پھر قرآن پاک کو فرقان بھی کہا گیا ہے:

﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾(2)

”بہت بابرکت ہے وہ ذات جس نے حق و باطل میں فرق کرنے والا کلام نازل کیا تاکہ وہ تمام جہان کے لیے ڈرانے

والا ہو"۔

حق و باطل میں فرق کرنے والا کلام صرف وہی ہو سکتا ہے جو انتہائی مرتب و مربوط ہو۔ قرآن حکیم کے بعد کتب احادیث شریعت میں اصول عظمی کا درجہ رکھتی ہیں جن میں انسانی زندگی میں پیش آنے والے تمام دینی و دنیوی مسائل کا حل نبی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں کامل شکل میں موجود ہے۔ احادیث کا یہ عظیم ذخیرہ حدیث کے مختلف کتابوں کے ہزارہا صفحات میں پھیلا ہوا ہے جن میں سے کسی حدیث کو تلاش کرنا بڑے بڑے علماء کے لئے بھی ایک مشکل اور صبر آزما مرحلہ ہوتا ہے۔ احادیث رسول ﷺ کو جب ایک مدون علم کی شکل دی گئی اُس وقت سے ہر پہلو سے اس کی بے انتہاء خدمت کی گئی۔ علماء اور محققین نے اس علم کے جن مختلف زاویوں سے عوام و خواص کو متعارف کروایا اور متعدد و متنوع زاویوں سے اس کا جائزہ لیا، وہ صرف اسی علم کا خاصہ ہے۔

محدثین کرام نے اپنے اپنے انداز میں احادیث و آثار کے بہت سے مجموعے مرتب کئے۔ لیکن پھر بھی ایسی راہنما کتب کی ضرورت محسوس کی جانے لگی جن کی مدد سے ان ضخیم مجموعوں میں سے کسی حدیث کی تلاش و نشاندہی کرنا اور اس کے مصدر کا کھوج لگانا ممکن ہو۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے علماء اسلام نے حدیث کی مشہور کتابوں کی ابواب بندی، تہذیب، ترتیب اور تخریج (یعنی وہ حدیث کن کن ابواب میں موجود ہیں، اُن تمام حوالہ جات کو اُسی ایک جگہ پر لکھنا) پر ابتداء ہی سے توجہ دی اور مختلف قسم کی فہارس بھی مرتب کیں۔ کسی نے صحاح ستہ کی احادیث کو اوائل و اطراف کی ترتیب سے، تو کسی نے رواۃ کے اعتبار سے مرتب کیا۔ کسی نے صحابہ کرامؓ کے اسماء کے لحاظ سے تو کسی نے باعتبار موضوع، احادیث کو جمع کیا۔ اس سلسلے میں جوامع، سنن، مسانید، مصنفات اور معاجم کا ایک بڑا ذخیرہ اسلامی علوم میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ شکل میں موجود ہے لیکن ان سب کے باوجود کتب احادیث کے اس بحر ذخّار میں سے کسی حدیث کا تلاش کرنا ایک کٹھن مرحلہ ہے۔ اس کا اندازہ وہی لوگ سکتے ہیں جنہیں اس سے سابقہ پڑا ہو۔ تخریج حدیث کے دیگر طریقوں کی طرح ترقیمات (Numbering) بھی حدیث تلاش کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

ا۔ ترقیمات کا لغوی تعارف

ا۔"اَلْتَرْقِيْمُ جمعه ترقيمات الراء والقاف والميم أصلٌ واحد يدلُّ على خَطٍّ وكتابةٍ وما أشبَهَ ذلك . فالرَّقْم: الخَطّ"(3)

"ترقیم اس کی جمع ترقیمات آتی ہے۔ ر۔ق۔م۔ یہ واحد اصل ہے جو خط، کتابت اور اس طرح کے الفاظ کے لئے استعمال ہوتی ہے چنانچہ رقم خط کھینچنے کو کہیں گے"۔

۲۔"الرَقْمُ: الكتابة والخَتْمُ. قال تعالى: "كتابٌ مَرْقومٌ"(4)

"رقم، کتابت اور مہر لگانے کو بھی کہتے ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے: "قسم ہے مہر لگائی ہوئی اور رقم شدہ کتابت کی"۔

۳۔ "الرَقيمُ: الكتاب.وقولهُ تعالى: أنَّ أصحابَ الكَهْفِ والرَقيمِ'' يقال: هو لوحٌ فيه أسماؤهم وِقِصَصُهُمْ"(5)

"رقیم، کتاب (تختی یا کتبہ) کو (بھی) کہتے ہیں اور اس بارے میں اللہ کا فرمان ہے "بیشک غار والے اور تختی

والے"یہ بھی کہا جاتا ہے "وہ(رقیم)ایک تختی تھی جس میں ان کے نام اور قصّے تھے"۔

۴۔"الرَّقيمةُ: المرأةُ العاقلةُ البَرْزَةُ"(6)

"رقیمہ،انتہائی عقلمند اور زیرک خاتون کو کہتے ہیں،،۔

۵۔ "رَقْمُ الثوب: كتابه، وهو في الأصل مصدرلأَرْقَمُ من الحيّات الذي فيه سواد و بياض"(7)

"کپڑے پر ترقیم کا مطلب اس پر دھاری دار کام کرنا ہے اور یہ اصل میں مصدر ہے۔ارقم دھاری دار سانپ کو کہتے ہیں"۔

۶۔"الرَّقْمةُ جانب الوادي، وقد يقال للرّوْضة.وفي الحديث: ''صَعِدَ رسول الله، صلى الله عليه وسلم، رَقْمَةً من جبل؛ رَقمةُ الوادي: جانبه، وقيل: مجتمع مائه"(8)

"رقمہ،وادی کے کنارے کو کہتے ہیں اور کبھی کبھی یہ باغ پر بھی بولا جاتا ہے اور حدیث میں ہے کہ رسول ﷺ پہاڑ پر موجود ایک باغ پر چڑھے۔رقمۃ الوادی،وادی کے کنارے کو کہتے ہیں اور پانی کے ذخیرہ ہونے والی جگہ ہو بھی کہا جاتا ہے"۔

۲۔ترقیمات کا اصطلاحی تعارف

۱۔"اَلتَّرَقِيْمُ علامات اصطلاحية توضع فى اثناء الكلام او فى آخره ،كاالفاصلة و النقطة و علامتى الاستفهام و التعجب ،وفى علم الحساب هو الرمز المستعمل للتعبير عن الحد الأعدادالبسيطة و هى الأعداد التسعة،۱،۲،۳،۴،۵،۶،۷،۸،۹"(9)

"ترقیم،نمبرنگ یا علامات جو کلام کے درمیان یا آخر میں وضع کئے جاتے ہیں(بوقت لکھائی کسی عبارت میں مخصوص علامات لگانا جن سے مفردات و مرکبات کا باہمی ربط اور اجزائے عبارت کا باہمی امتیاز معلوم ہوتا ہے)جیسے کوما،فل سٹاپ،علامات استفہام اور علامات تعجب وغیرہ۔علم حساب میں ترقیم کا مطلب وہ اشارات جو اعداد کی تعبیر کے لئے وضع کئے گئے ہیں اور یہ نو اعداد ہیں۔۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹"۔

۲۔ "التَّرْقيمُ والتَّرْقِينُ:عَلامةٌ لأَهْلِ ديوانِ الخَراجِ، تُجْعَل على الرِّقاعِ والتَّوقيعاتِ والحُسْبانات، لئلاَّ يُتَوَهَّمَ أنه بُيِّضَ كيْ لا يَقَعَ فيه حِسابٌ"(10)

"ترقیم اور ترقین(خوشخط لکھائی)ٹیکس والوں کے رجسٹروں والی علامات کو کہتے ہیں جس میں لکھت پڑھت ،دستخط اور حساب کتاب رکھا جاتا ہے تاکہ بیاض رہ جانے کا وہم نہ ہو کہ اس بارے میں حساب کتاب نہیں ہوا"۔

۳۔ ترقیمات کا اصطلاحی تعارف انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے مطابق

"A word generally excessive of quality, the fundamental meanings of which leads analysis of some of the most difficult problems of higher mathematics. The most elementary process of thought involves a distinction within an identity." (11)

"وہ لفظ جو عام طور پر بے شمار قدر رکھتا ہو۔ اس کے بنیادی معانی علم ریاضی کے کچھ مشکل ترین مسئلے کے تجزیے کی طرف رہنمائی کرتے ہوں۔ اس کے بارے میں سوچنے کے سب سے ابتدائی عمل میں شناخت کے بارے میں بحث کرنا شامل ہے"۔

۴۔ آکسفورڈ ایڈوانس لرنرز ڈیکشنری کے مطابق

"A word or symbol that represents an amount or a quantity"(12)

"وہ لفظ یا علامت جو مقدار یا تعداد کی عکاسی کرے"۔

۵۔ ترقیمات حدیث کا مفہوم

ترقیمات حدیث سے مراد ،احادیث کی شناخت کو خاص علامات کے ذریعے واضح کرنا اور ایک حدیث کو دوسری حدیث سے ترقیمات کے ذریعے جدا کرنا تاکہ حدیث تلاش کرتے وقت ،دقت و پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور مطلوبہ ترقیم سے فوراً حوالہ دی گئی حدیث باآسانی دستیاب ہو سکے۔

۶۔ ترقیمات اور اعداد میں فرق

اوپر دیئے گئے اصطلاحی تعارف سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقیمات اور اعداد میں اگرچہ گہرا تعلق ہے لیکن ان میں کچھ فرق ہے۔ ترقیم کا مطلب کسی کو کوئی نمبر دے دینا اور عدد کسی چیز کا کوئی خاص نمبر جس کے ذریعے اس کی پہچان کی جا سکے۔(13) گویہ اعداد ترقیمات کا نتیجہ ہیں۔ قرآن کریم میں ترقیمات کا ذکر نہیں ملتا لیکن اعداد کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ ان اعداد کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

۷۔ اعداد کی ضرورت و اہمیت

اگر ہم تعمیق نظر سے کام لیں تو معلوم ہو گا کہ قرآن کریم حسابی ترقیمی اعداد کی نشاندہی کرتا ہے تاکہ انسان اس بارے میں بحث اور غور و فکر کرے۔ قرآن انسان کو علمی وسعت اور گہری معارفت پر تدبر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ جب انسان قرآنی اعداد اور پر زور دیتا ہے تو وہ واضح اعجاز سے استفادہ کرتا ہے۔ ترقیمی اعداد کا علم صدیوں سے چلتا آرہا ہے۔ رب ذوالجلال کا فرمان ہے :

﴿هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ﴾(14)

"وہی ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور

حساب معلوم کر سکو"

ترقیمات حدیث کی بنیاد اور ابتداء

اس علم کی بنیاد کسی مستشرق نے نہیں بلکہ مسلمانوں نے ڈالی۔ اس علم کا سہرا برصغیر پاک وہند کے سر ہے۔ تاریخی اعتبار سے ہمیں حدیثی ترقیمات کی ابتداء کتاب کنز العمال سے ملتی ہے جو پہلی مرتبہ حیدر آباد دکن سے ۱۳۱۳ھ (۱۸۸۹ء) میں شائع ہوئی۔

۱۔ کنز العمال

کنز العمّال کے شائع شدہ مختلف نسخہ جات میں احادیث کی تعداد میں تھوڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔

جیسے حیدر آباد کن سے شائع ہونے والے نسخے میں جلدیں ۸ اور احادیث کی تعداد ۴۶۱۸۰ ہے۔(15)

مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت سے چھپنے والے نسخے میں جلدوں کی تعداد ۱۷ اور احادیث کی تعداد ۴۶۶۲۴ ہے۔(16)

اسی طرح دار الکتاب العلمیہ سے چھپنے والے نسخے میں جلدوں کی تعداد ۱۶ اور احادیث کی تعداد ۴۶۶۱۶ ہے۔(17)

۲۔ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث

ڈاکٹر ای۔ وینسک نے احادیث کے مصادر تک پہنچنے کے لیے ایک فہرست مرتب کی جس کی پہلی جلد کی تصحیح ڈاکٹر فؤاد عبد الباقی نے مرتب کی اور اس کے بعد اس کتاب کا مکمل عربی میں ترجمہ ۵ سال میں مکمل کیا۔ اس کتاب کی طباعت ۱۹۳۶ء میں ہوئی۔(18)

۳۔ سنن النسائی

اس کتاب پر ابو طیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کا حاشیہ ہے جو تعلیقات سلفیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب احادیث کی ترقیم کے ساتھ برصغیر پاک وہند میں شائع ہونے والی دوسری کتاب ہے جو ۱۹۵۶ء میں ایک جلد میں شائع کی گئی تھی۔ اس میں ۵۷۶۱ احادیث موجود ہیں۔(19) یہ کتاب ۲۰۰۲ء میں دوبارہ ابو الاشبال احمد شاغف اور احمد مجتبیٰ کی تخریج کے ساتھ ۵ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے کل ۵۱ کتب ہیں اور ہر کتاب کے ابواب کی ترقیم علیحدہ علیحدہ گئی ہے۔(20)

مذکورہ بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ ترقیمات حدیث کی ابتداء مسلمانوں نے کی اور اس کا اعزاز صرف برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کے سر ہے کیوں کہ کنز العمال کے مؤلف شیخ علی المتقی بن حسام الدین کا تعلق برہان پور حیدر آباد ہے۔(21) کنز العمال کی پہلی طباعت ۱۳۱۳ھ یعنی ۱۸۸۹ء میں ہوئی جبکہ المعجم المفہرس لِالفاظ الحدیث ۱۹۳۶ء میں طبع ہوئی۔ کنز العمال، المعجم المفہرس سے ۴۷ سال پہلے طبع ہوئی جو تقریباً نصف صدی کا فرق بنتا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ ترقیمات الحدیث کی ابتداء مستشرقین نے کی اور فؤاد عبد الباقی نے ای۔ وینسک سے احادیث ترقیم کا فن پہلی مرتبہ سیکھا۔

ترقیمات حدیث کی اقسام اور اختلاف کی وجوہات

1۔ترقیمات حدیث کی اقسام

احادیث کی ترقیمات تین اقسام میں منقسم ہیں۔

i۔ کتب کی ترقیمات ii۔ ابواب کی ترقیمات

iii۔ احادیث کی ترقیمات

ا۔ کتب کی ترقیمات

ترقیم ساز محققین نے احادیث اور ابواب سے پہلے مجموعہ احادیث کی کتب (عمومی عنوانات) کی ترقیم کی ہے تا کہ احادیث تک جلد رسائی ممکن ہو سکے۔ یہ ترقیمات شروع کتاب سے لے کر آخر تک تسلسل کے ساتھ کی گئی ہیں جیسا کہ شیخ فؤاد عبد الباقی نے صحیح مسلم کی کتب کی ترقیم کی ہے۔ آپ کی ترقیمات کے مطابق صحیح مسلم کی کتب کی تعداد ۵۴ ہے۔(22) کچھ محققین ایسے بھی ہیں جنہوں کتب کی ترقیم نہیں کی جیسا کہ شیخ محیی الدین عبد الحمید نے کتب اور ابواب کو مقدمے میں شمار تو کیا ہے لیکن ان کی ترقیم نہیں کی جیسا کہ شیخ محیی الدین کی تحقیق شدہ سنن ابو داود کے نسخے سے واضح ہوتا ہے۔(23)

۲۔ابواب کی ترقیمات

ترقیم ساز محققین نے کتب احادیث کے ابواب (ذیلی عنوانات) کی ترقیم کی ہے یہ اس قسم کی ترقیمات میں ہر کتاب (عمومی عناوین) کے ابواب کی علیحدہ علیحدہ ترقیم کی گئی ہے۔ جیسا کہ شیخ شعیب نے السنن الکبریٰ میں ہر کتاب میں موجود ابواب کی علیحدہ از سرے نو ترقیم کی۔(24)

۳۔احادیث کی ترقیمات

محققین نے احادیث کی ترقیمات کا خاص خیال رکھا ہے۔ یہ ترقیم شروع کتاب سے لے کر آخر تک تسلسل کے ساتھ کی گئی ہے۔ ان ترقیمات کے ذریعے احادیث کے مطلوبہ مقام تک پہنچنا آسان ہو گیا ہے جیسا کہ شیخ مصطفی دیب البغا کی صحیح بخاری کی ترقیم سے واضح ہوتا ہے۔(25)

2۔ترقیمات حدیث کی وجوہات مع امثلہ

عصر حاضر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے عرب و عجم میں ہونے والی تحقیقات ایک مقام پر جمع ہو رہی ہیں۔ مگر ان تحقیقات میں حدیثوں کی ترقیمات میں اختلاف عام قارئین کے لئے بہت زیادہ پریشان کن مرحلہ ہوتا ہے کہ جب وہ کسی حدیث کے اصل مقام تک دیئے گئے حوالے کی مدد سے پہنچنا چاہتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ باب اور حدیث کی ترقیم اور قاری کے پاس موجود کتاب کی ترقیم میں نمایاں فرق ہے۔ دی گئی ترقیم کے مطابق موجودہ کتاب میں حدیث نہ ملنے پر صرف غلط حوالہ سازی ہی نہیں بلکہ بعض اوقات مؤلف کے بارے میں حدیث کے غلط انتساب تک سوالات ذہن میں اُبھرتے ہیں جو حفاظت حدیث پر بھی اعتراض کا سبب بنتے

ہیں۔ احادیث کی ترقیمات کے اختلاف سے احادیث کی تعداد میں فرق نہیں پیدا ہوتا۔ احادیث کی ترقیمات میں اختلاف کی چند وجوہات ہیں جن کا ذکر حسب ذیل ہے۔

۱۔ متابعت

یہ تابع سے اسم مصدر ہے اور اس کا معنی موافقت کرنا ہے۔ متابعت سے مراد، لفظی اور معنوی یا صرف معنوی اشتراک والی احادیث ہیں جن کی سند صحابی پر جا کر جمع ہو جائے (یعنی صحابی ایک ہو۔ (26) مثلاً صحیح بخاری کے کتاب العلم کے باب، باب من أعاد الحديث ثلاثا ليفهم منه میں موجود پہلی حدیث کو شیخ دیب البغا نے دو ترقیمات کے تحت درج کیا ہے کیوں کہ جب حدیث ایک ہی باب میں متابع کے طور پر مکرر مذکور ہو تو پہلی روایت کی ترقیم کے وقت اُس مکرر روایت طرف اشارہ کرنے کے لیے پہلی روایت کی ترقیم کے ذکر کے ساتھ دوسری رویت کی ترقیم کا ذکر کر دیتے ہیں۔ مگر فؤاد عبد الباقی اسی روایت کو ایک ہی ترقیم کے تحت ذکر کرتے ہیں جیسا کہ مثال سے واضح ہوتا ہے۔

i۔ شیخ دیب البغا کی ترقیم

۹۴ ۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم «أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلاَثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا»

(۹۵): حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم «أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثًا» (27)

ii۔ شیخ فؤاد عبد الباقی کی ترقیم

۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم «أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلاَثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا»

”ہمیں عبدہ نے بیان کیا، ان سے عبد الصمد نے، ان سے عبد اللہ بن مثنی نے، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار لوٹاتے یہاں تک کہ خوب سمجھ لیا جاتا۔ اور جب کچھ لوگوں کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے“۔

۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثًا(28)

ترجمہ حدیث: ’’ہمیں عبدہ نے بیان کیا، ان سے عبد الصمد نے، ان سے عبد اللہ بن مثنی نے، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار دہراتے یہاں تک کہ خوب سمجھ لیا جاتا‘‘۔

شروع کتاب سے لے کر آخر شیخ دیب البغا کی مرویات ۷۱۲۴ اور شیخ فؤاد عبد الباقی کی روایات کی تعداد ۷۵۶۳ ہو جاتی ہے اور اس سے ۴۳۹ روایات کا فرق واضح ہوتا ہے۔(29)

۲۔ شواہد

یہ شہادۃ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور اس سے مراد، لفظی اور معنوی یا صرف معنوی اشتراک والی احادیث ہیں جن میں صحابی مختلف ہو۔(30) بعض محققین نے شواہد کی علیحدہ ترقیم کی ہے اور بعض سے ان کی علیحدہ ترقیم نہیں کی بلکہ ایسی احادیث کو ما قبل حدیث میں کے تحت ذکر کیا ہے۔ مثلاً فؤاد عبد الباقی نے صحیح مسلم کے مقدمے میں موجود شواہد کی علیحدہ ترقیم نہیں کی بلکہ اُنہیں ما قبل حدیث کے تحت ذکر کیا ہے لیکن شیخ صالح نے شواہد کو ما قبل روایت کے تحت ذکر نہیں کیا بلکہ اُن کی علیحدہ ترقیم کی ہے جیسا کہ مثال سے واضح ہوتا ہے۔

i۔ شیخ فؤاد عبد الباقی کی ترقیم

۵۔(۵) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضى الله تعالى عنه بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ "(31)

فؤاد عبد الباقی نے دوسری روایت کی علیحدہ ترقیم نہیں کی بلکہ اُسے پہلی روایت نمبر پانچ کے تحت ذکر کیا ہے۔ اس روایت سے پہلے بھی ایک اور روایت امام مسلم نے مقدمے میں درج کی ہے جن کی آپ نے علیحدہ ترقیم نہیں کی۔

ii۔ شیخ صالح بن عبد العزیز کی ترقیم

شیخ صالح نے صحیح مسلم میں موجود تمام شواہد کی ترقیم کی ہے جیسا کہ مثال سے واضح ہوتا ہے۔

[۷]۵۔(۵) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَاعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْص بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ»

[۹]:وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضى الله تعالى عنه بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ(32)

ترجمہ حدیث:[۷]۵۔(۵)اور ہمیں عبید اللہ بن معاذ عنبری نے بیان کیا، ہمیں محمد بن مثنی، ہمیں عبد الرحمن بن مہدی نے بیان کیا، اُنہوں نے کہاہمیں شعبہ، خبیب بن عبد الرحمن نے حفص بن عاصم سے بیان کیا اُنہوں نے فرمایا حضرت ابوہریرہؓ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے۔"

[۹]اور ہمیں یحییٰ بن یحیٰ نے بیان کیاہشیم سے، سلیمان تیمی نے حضرت ابو عثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایاہر سنی ہوئی بات کو بیان کردیناہی آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے۔

۳۔ مکررات

اس سے مراد وہ روایت جو تکرار کے ساتھ آئے مثلاًڈاکٹر فؤاد عبد الباقی نے صحیح مسلم میں کتاب الایمان کے باب، باب بیان ارکان الاسلام و دعائمہ العظام، میں موجود پہلی حدیث کی کتابی تسلسل کے ساتھ ترقیم کی لیکن اس بعد آنے والی مکرر روایت کو اس کے ما قبل روایت کے تحت ذکر کیاہے۔ جبکہ شیخ صالح بن عبد العزیز نے تمام مکررات کی علیحدہ ترقیم کی ہے جیسا کہ مثال سے واضح ہوتا ہے۔

ا۔ شیخ فؤاد عبد الباقی کی مثال

۱۹ ۔(۱۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:«بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ، عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ: الْحَجُّ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ:لَا، صِيَامُ رَمَضَانَ، وَالْحَجُّ هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۲۰۔(...) وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللهُ، وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ»(33)

فؤاد عبد الباقی نے اپنی تحقیق شدہ صحیح مسلم کے نسخے میں دو طرح کی ترقیم کی ہے ایک ترقیم جو کتابی لحاظ سے مسلسل ہے اور شروع کتاب سے لے کر آخر تک تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ اس ترقیم کا ذکر آپ قوسین () میں کرتے ہیں۔ دوسری ترقیم وہ ہے جو ہر کتاب میں موجود احادیث کے لحاظ سے قائم کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے ہر کتاب کی علیحدہ ترقیم کی گئی ہے۔ جس ترقیم کے تحت آپ نے مکررہ روایت کی علیحدہ ترقیم نہیں کی وہ ترقیم مسلسل ہے جسے آپ قوسین میں ذکر کرتے ہیں۔

ii۔ شیخ صالح بن عبد العزیز کی مثال

[۱۱۱]۱۹ ۔(۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ، عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: الْحَجُّ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: لَا، صِيَامُ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

[۱۱۲]۲۰۔(...) وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللهُ، وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ»(34)

ترجمہ حدیث: [۱۱۱]۱۹۔(۱۶) ”ہمیں محمد بن عبد اللہ ابن نمیر الہمدانی نے بیان کیا، ہمیں ابو خالد یعنی سلیمان بن حیان الاحمر نے ابو مالک الاشجعی سے بیان کیا، اُنہوں نے سعد بن عبیدہ، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار، پابندی سے نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔ ایک شخص نے راوی سے کہا کہ اصل حدیث میں الحج وصیام رمضان یعنی حج کا ذکر رمضان سے مقدم ہے راوی نے جواب میں کہا کہ نہیں صیام رمضان والحج ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے“۔

[۱۱۲]۲۰۔(۰۰۰) ”اور ہمیں سہل بن عثمان العسکری نے بیان کیا، ہمیں یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے بیان

کیا، ہمیں سعد بن طارق نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سعد ابن عبیدہ السلمی سے بیان کیا کہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے علاوہ ہر چیز کی عبادت سے انکار کرنا، پابندی سے نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔

۴۔ تعلیقات

تعلیقات سے مراد وہ روایات جن میں کوئی راوی، حدیث میں آنے والی لفظی یا معنوی ابہام کی وضاحت کر دے۔ بعض محققین اس کی بھی ترقیم کرتے ہیں اور بعض اسے ما قبل روایت کے تحت ذکر کرتے ہیں جس سے احادیث کی ترقیمات میں سیکڑوں کا فرق آجاتا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر فؤاد عبد الباقی نے تعلیقات کی علیحدہ ترقیم کی ہے جبکہ استاد دیب البغا اپنے تحقیق شدہ بخاری کے نسخے میں اس تعلیق کی علیحدہ ترقیم نہیں کرتے۔ جیسا کہ مثال سے واضح ہوتا ہے۔

i۔ فؤاد عبد الباقی کی مثال

۱۳۔بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى البَرَازِ

۱۴۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى المَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ " فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:احْجُبْ نِسَاءَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ "، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلاَ قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ، حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الحِجَابِ

۱۴۷: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:قَدْ أُذِنَ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي البَرَازَ(35)

ii۔ دیب البغا کی مثال

۱۳۔بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى البَرَازِ

۱۴۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى المَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ " فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:احْجُبْ نِسَاءَكَ، فَلَمْ يَكُنْ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ "، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلاَ قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ، حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الحِجَابِحَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:قَدْ أُذِنَ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي البَرَازَ(36)

ترجمہ حدیث:۱۴۶: ہمیں یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں ہمیں لیث نے بیان کیا،وہ کہتے ہیں مجھے عقیل ابن شہاب نے عروہ سے اور اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں رات کو جب قضائے حاجت کے لئے نکلتی تھیں،تو مناصع کی طرف نکل جاتی تھیں(اور مناصع فراخ ٹیلہ ہے۔ عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کرتے تھے، کہ آپ بیویوں کو پردہ میں بٹھلائیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے، ایک شب عشاء کے وقت سودہ بنت زمعہؓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں تو انہیں عمر نے اس خواہش سے کہ پردہ(کا حکم نازل ہو جائے پکارا) کہ اے سودہ!ہم نے تمہیں پہچان لیا،تب اللہ نے پردہ(کا حکم)نازل فرمایا۔ہمیں زکریا نے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں ہمیں ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے بیان کیااُنہوں نے عروہ سے بیان کیا کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے (اپنی بیویوں سے) فرمادیا تھا کہ تمہیں قضائے حاجت کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے،(ہشام) نے کہاحاجت سے مراد براز ہے۔"

درج بالا چار وجوہات ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے ترقیمات میں فرق واقع ہوتا ہے۔

خلاصۃ البحث:

ترقیمات حدیث سے مراد احادیث کی شناخت کو خاص علامات کے ذریعے واضح کرنااور ایک حدیث کو دوسری حدیث سے ترقیمات کے ذریعے جدا کرنا۔ حدیث کی ترقیمات احادیث تک جلد رسائی ،ایک حدیث کا دوسری حدیث سے فرق، احادیث کی تعداد معلوم کرنے اور قلیل وقت میں کثیر احادیث سے استفادہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔اس کی بنیاد کسی مستشرق نے نہیں بلکہ برصغیر کے مسلمانوں نے ڈالی اور اس کا سہرا صاحب کنزالعمال شیخ علی المتقی کے سر ہے۔ترقیمات حدیث تین اقسام پر منقسم ہیں :ترقیمات کتب ، ترقیمات ابواب ،ترقیمات حدیث اورمتابعت ،شواہد، مکررات اور تعلیقات ترقیمات حدیث میں اختلاف کی بنیادی وجوہات ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

(1) ہود ۱۱:۱

(2) الفرقان ۲۵:۱

(3) ابن فارس ابو الحسین، احمد بن زکریا، معجم مقاییس اللغۃ، دار الفکر، بیروت، لبنان، ۱۹۷۹ء، ۲/ ۴۲۵

(4) الجوھری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، دار العلم الملایین، بیروت، ۱۹۷۹ء، ص:۱۹۳۵

(5) ایضاً، ص:۱۹۳۶

(6) فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، دار المامون، بیروت ۱۹۸۷ء، ص:۱۱۱۵

(7) ابن منظور افریقی، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار الصادر بیروت، ۱۹۰۶ء، ۱۲/ ۲۴۹

(8) ایضاً ۱۲/ ۲۵۰

(9) شوقی الضیف، ڈاکٹر، المعجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیہ، مصر، ۲۰۰۴ء، ص:۲۶۶

(10) القاموس المحیط، ص:۱۱۱۵

(11) Encyclopedia of Britannica, The Encyclopedia of Britannica company, New York, 1911 Vol : 19 page : 847

(12) Hornby A.S , Oxford Advanced Learner's Dictionary of Current English , Oxford University Press, 2010, Page:1044

(13) لیکن ترقیم، رقم (عدد) کے معنوں میں بھی استعمال بھی ہوتا ہے۔ ترقیم باب تفعیل کا مصدر ہے اور باب تفعیل کی ایک خاصیت مواقت مجرد بھی ہے۔ یعنی مزید فیہ کو مجرد کے معنی دینا۔ موفقت کی خاصیت کے ساتھ ترقیم کا معنی محض رقم (عدد) ہوگا۔ اس لحاظ سے لفظ ترقیم اور ترقیم سازی دونوں طرح درست ہے۔ بحوالہ: نوری، محمد خان، تسہیل الصرف، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور ۲۰۰۹ء، ص:۲۳۰۔۲۴۰؛ چرتھاولی، مشتاق احمد، علم الصرف، اسلامی اکادمی، اُردو بازار لاہور، س ن، ن۔م، ص:۸۰۔۸۱؛ العلمیہ، مجلس مدینہ، خاصیت ابواب الصرف مکتبہ المدینہ، کراچی ۲۰۱۲ء ص:۷۱۔۷۲؛ العلمیہ، مجلس مدینہ، نصاب الصرف، مکتبہ المدینہ، کراچی ۲۰۱۵ء، ص:۳۳۳

(14) یونس ۱۰:۵

(15) بھٹی، محمد اسحاق، فقہائے ہند، دار النوادر، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱۳ء، ۳/ ۶۵۵

(16) محمد سعد صدیقی، علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت، شعبہ تحقیق قائد اعظم لائبریری باغ جناح لاہور، ۱۹۹۸ء، ص:۲۳۴

(17) علاء الدین، حسام الدین علی، کنز العمّال فی سنن الأقوال والأفعال، تحقیق محمود احمد الدّمیاطی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س۔ن، ۱۶/ ۳۲۰

(18) وینسنک، اَ۔ی، المعجم المفھرس لالفاظ الحدیث، مکتبہ بریل۔ لندن، ۱۹۳۶ء، ۱/ x، اس کتاب کا مکمل تعارف باب دوم میں شیخ فؤاد عبد الباقی کی علمی خدمات میں درج ہیں۔

(19) النسائی الخراسانی، ابو عبد الرحمان احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ لاہور، ۱۹۵۶ء

(20) النسائی الخراسانی، ابو عبد الرحمان احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ لاہور، ۲۰۰۲ء، ۵/ ۵۳۲

(21) فقہائے ہند، ج:۳، ص:۶۴۸

(22) مسلم بن حجاج، القشیری النیسابوری، صحیح مسلم، تحقیق، فؤاد عبد الباقی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج:۵، ص:۲۳۱۲

(23) ابو داود سجستانی، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داود، تحقیق محمد محیی الدین عبد الحمید، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، ۱۴۲۴ھ، (۲۰۰۳ء)۱/۱

(24) النسائی خراسانی، ابو اعبد الرحمٰن احمد بن شعیب، کتاب السنن الکبری، تحقیق، شعیب الارنوؤط، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، ۲۰۰۱ء، ۱/ ۴۷-۱۹۷

(25) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، تحقیق، مصطفی دیب البغا، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۹۹۳ء، ۶/ ۲۷۴۹

(26) ابن حجر، العسقلانی، احمد بن محمد، شرح نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر، دار المغنی ریاض ۲۰۰۹ء، ص:۱۰، ۱۸۵

(27) صحیح البخاری، تحقیق، مصطفی دیب البغا، ۱/ ۴۸

(28) بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح المسند من احادیث رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ، تحقیق، محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعۃ السلفیہ، قاہرہ، مصر، ۱۹۸۰ء، ۱/ ۵۱

(29) صحیح بخاری، تحقیق، دیب البغا، ۶/ ۲۷۴۹، الجامع الصحیح، ۴/ ۴۱۹

(30) محمود الطحان، ڈاکٹر، تیسیر مصطلح الحدیث، مکتبہ، قدوسیہ، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص:۱۳۳-۱۳۴

(31) صحیح مسلم، تحقیق، فؤاد عبد الباقی، ۱/ ص:۱۱

(32) آل شیخ، صالح بن عبد العزیز بن ابراہیم، موسوعۃ الحدیث الشریف الکتب الستہ، صحیح مسلم، دار السلام، ریاض، ۱۴۱۹ھ (۱۹۹۸ء)، ۱/ ۶۷۴

(33) صحیح مسلم، تحقیق، فؤاد عبد الباقی، ۱/ ۴۵

(34) الکتب الستہ، صحیح مسلم، تحقیق، آل شیخ، ۱/ ۶۸۳

(35) الجامع الصحیح، تحقیق، عبد الباقی، ۱/ ۶۹

(36) صحیح البخاری، تحقیق، دیب البغا، ۱/ ۶۷-۶۸